ترانۂ ہند

سید شاہ محمد فیضان الحسین المعروف محمد فیضان احمد قلبؔ

سارے جہاں میں روشن ہندوستاں ہمارا	,اَمن و وفا کا پیکر ہے گُلِستاں ہمارا
رَشکِ اِرَم بنی ہے مٹی مرے وطن کی	,آنکھوں کا ہےستارا، رشکِ جِناں ہمارا
گنگا کی موج گاتی تاریخِ جاوداں کو	,اب تک ہے لب پہ اس کے، افسانہ خواں ہمارا
پربت کھڑے ہوئے ہیں غیرت کے پاسباں بن	,اَفلاک کی شِکھر پر ہے آستاں ہمارا
کھیتوں میں لہلہاتی محنت کی سبز لہریں	,رزقِ حلال سے ہے یہ بوستاں ہمارا
مندر کی گھنٹیوں سے مسجد کی ہر اذاں سے	,سب کو گلے لگاتا ہے کارواں ہمارا
نفرت کی ہر فضا کو الفت میں ڈھال دیں گے	,انساں سے ہے عِبارَتْ ہندوستاں ہمارا
نورِ وفا کی کرنیں ہوں آنکھ میں ہماری	,دنیا میں جگمگائے نام و نشاں ہمارا
آئے جو ظلم کا دن حق پر ہی ڈٹ کے بولیں	,سچ کی صدا بنے گا ہر اک بیاں ہمارا
علم و ہنر کی دولت عظمت کا ہے وسیلہ	,دنیا میں سر اٹھائے پھر کارواں ہمارا
گوتم کی سرزمیں ہے، یہ دیش ہے مُنی کا	,دنیا کو امن بخشے ہندوستاں ہمارا
عظمت کے نور سے ہے روشن زمینِ بھارت	,یہ خاکِ آرزو ہے، یہ گُلِستاں ہمارا
سینچا ہے وارثوں نے، اپنے لہو سے جس کو	,اس داستاں پہ لرزے، اب آسماں ہمارا
قربانیاں ہیں سب کی، بھارت کی سرزمیں پر	,صدیوں سے چل رہا ہے، یہ کارواں ہمارا
رکھ دیں گے قلبؔ ہم تو اخلاص کی جبیں پر	,تاریخ میں رہے گا روشن نشاں ہمارا

***